جیلانی میاں اگر واقعی پابند شریعت ہوتے تو اکتوبر ۲۰۰۳ء میں صورت
استفتاء مع جواب ڈکلیریشن میں موجود غیر اسلامی اغراض و مقاصد پر تائیدی دستخط نہ کرتے۔
اور جون ۲۰۰۴ء میں فیڈریشن تنظیم کی کفریات و کبائر کی تائید نہ کرتے۔
یہ تو شیخ الاسلام والمسلمین کا شرعی سوافتہ ہے
جسکے دباؤ میں انہوں نے "ترمیم" کا جھوٹا بہانہ گڑھا ہے۔
جیلانی میاں سے کوئی پوچھے
کہ اکتوبر ۲۰۰۳ء کو صورت ڈکلیریشن کی تائید
جون ۲۰۰۴ء کو غلط فیڈریشن کے غیر اسلامی مقاصد کی تائید
اکتوبر ۲۰۰۵ء کو ترمیم کا دعوی
یعنی اکتوبر ۲۰۰۳ء سے اکتوبر ۲۰۰۵ء تک
پورے دو سال
بغیر ترمیم کے وہ صورت اعلامیہ کے کفریات کی تائید کرتے رہے۔
کیا وہ مذکورہ دو سالہ "تائید کفریات" سے توبۂ شرعی کیلئے تیار ہیں؟
اور
جون ۲۰۰۴ء سے اکتوبر ۲۰۰۵ء تک
تقریباً پندرہ ۱۵ مہینوں تک، فیڈریشن کے کفریات سے توبہ کریں گے!
ترمیم کا دعوی اکتوبر ۲۰۰۵ء میں کیا جا رہا ہے۔
ترمیم سے قبل والی "حمایت کفر" پر شرعی حکم کیا ہے؟
جیلانی میاں دو مصیبتوں میں گھرے ہیں
اعلامیہ اور فیڈریشن کے غیر اسلامی اغراض و مقاصد کی کھل کر تائید نہیں کرسکتے
ورنہ اہلسنت و جماعت کی نظروں میں "زیرو" ہو جائیں گے۔
اور اعلامیہ و فیڈریشن سے مستعفی بھی نہیں ہو سکتے
ورنہ دریا کے پاس ہو کر بھی "پیاسے کے پیاسے" رہیں گے۔
بس ایک ہی راستہ ہے کہ مسلسل جھوٹ بولیں۔
فرضی خطوط کا سہارا لیں۔
دستور میں ترمیم کا جھوٹا دعوی کریں تاکہ مفتیان کرام سے پسندیدہ جواب حاصل کیا جاسکے۔
"فرضی ترمیم" کے ذریعہ جس "استفتائی" صورت کو جیلانی میاں نے بیان کیا ہے کہ
"دستور العمل و اغراض و مقاصد کا کوئی لائحہ عمل اور تقریبات کسی مذہب و اہل مذہب کے مذہبی عقائد سے ٹکراتی
ہیں تو اسے ماننے، عمل کرنے یا بجا آوری میں وہ مذہب و اہل مذہب قطعی طور پر مستثنی رہیگا۔"
جیلانی میاں کے مذکورہ بالا زور دار دعوے سے بڑے سے بڑا مفتی دھوکا کھا جائے گا۔
صورت واقعہ کو مسخ کر کے جو "صورت مسئولہ" پیش کیا ہے۔ اسکی حقیقت تک گھر بیٹھے پہونچنا آسان نہیں
اور پھر ہمارے مفتیان کرام کے پاس آسان سا جواب ہے کہ
ہمنے "صورت مسئولہ" کے مطابق جواب دیا ہے۔
"صورت واقعہ" کا ذمہ دار "مستفتی" ہوتا ہے۔ مفتی نہیں۔